# انسانی حقوق
# (Human Rights)

باب 4

## تدریسی مقاصد

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- انسانی حقوق کے تصور کی بنیادی خصوصیات کی وضاحت کر سکیں۔

2- اسلام کے حوالے سے بنیادی انسانی حقوق کے تصور کا جائزہ لے سکیں۔

3- اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے انسانی حقوق کے منشور 1948ء کی دفعات بیان کر سکیں۔

4- پاکستان کے آئین 1973ء میں دیے گئے شہریوں کے حقوق و فرائض کا انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور سے موازنہ کر سکیں۔

5- پاکستان میں انسانی بنیادی حقوق کی نوعیت کی وضاحت کر سکیں۔

6- قومی اور بین الاقوامی سطح پر انسانی حقوق سے آگاہی حاصل کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

## انسانی حقوق کا تصور
## (Concept of Human Rights)

وہ مطالبات جو شہری اپنی بھلائی کے لیے حکومت سے یا آپس میں کرتے ہیں اور حکومت اور معاشرہ انھیں تسلیم کرتا ہے، حقوق کہلاتے ہیں۔ حقوق دو طرح کے ہوتے ہیں، اَخلاقی حقوق اور قانونی حقوق۔ مختلف مفکرین نے حقوق کی تعریف یوں بیان کی ہے:۔

**ارسطو (Aristotle)**

''حقوق ریاست کی بنیاد ہوتے ہیں اور انصاف کا دار و مدار حقوق پر ہوتا ہے''۔

''سماجی زندگی کی ان شرائط کو حقوق کہتے ہیں جن کے بغیر کوئی فرد اپنی زندگی کی تکمیل نہیں کر سکتا''۔

**ہاب ہاؤس (Hobhouse)**

''حقوق وہ توقعات ہیں جو ہم دوسروں سے اور دوسرے ہم سے کرتے ہیں''۔

☆ انسانی حقوق وہ نظریہ ہے جس کے مطابق تمام انسان برابر ہیں اور یکساں طور پر حقوق رکھتے ہیں۔ اس نظریہ میں وہ تمام اجزا شامل ہیں جس کے تحت تمام انسان یکساں طور پر بنیادی ضروریات اور سہولیات کے لحاظ سے برابر کے حق دار ہیں۔ آفاقی فلسفہ میں انسانی حقوق انسان کے پیدا ہوتے ہی حاصل ہو جاتے ہیں خواہ وہ کسی خطے یا معاشرہ میں رہ رہا ہو یا کسی نظریے کا حامل ہو۔ انسانی حقوق کو معاشرتی طور پر عوامی رائے یا قومی و بین الاقوامی قوانین کی مدد سے نافذ کیا جاتا ہے۔

☆ 1215ء میں برطانیہ میں میگنا کارٹا (Magna Carta) نام کی ایک دستاویز پر وہاں کے بادشاہ نے دستخط کیے۔ اس کے بعد برطانوی دستور میں مسودہ حقوق اور عرضداشت حقوق بھی شامل کیے گئے۔ فرانس اور امریکا نے اٹھارویں صدی کے آخر میں اپنے ہاں انسانی حقوق کو رائج کیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ جمہوریت، آزادی اور حقوق کے حوالے سے بڑی پیش رفت ہوئی۔

☆ انسانی حقوق کا جدید تصور دوسری جنگ عظیم کے بعد سامنے آیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1948ء میں مشاورت سے انسانی حقوق کا آفاقی منشور ترتیب دیا۔

☆ حقوق، آزادی مہیا کرتے ہیں اور اس آزادی کی حفاظت ریاست کرتی ہے حقوق اور آزادی انسانی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہیں اور افراد اپنے آپ کو محفوظ اور مطمئن محسوس کرتے ہیں۔ ریاست ان حقوق کو تسلیم کرتی ہے اور ان کی محافظ بھی ہوتی ہے۔ جمہوریت اور حقوق کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جدید دور کی ہر ریاست میں حقوق پر بڑا زور دیا جاتا ہے۔ انسانی حقوق کی فہرست کو دستور میں شامل کیا جاتا ہے۔ دستور میں دیے گئے حقوق کی حفاظت کا عدالتوں کے ذریعے سے خصوصی بندوبست کیا جاتا ہے۔

☆ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ انسانی زندگی دیگر جان داروں سے اہم تر ہے۔ انسان خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتا ہے۔ ہمارے نبی کریم رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے انسانی حقوق، آزادی اور مساوات کا اعلان 10 ہجری، بمطابق 631 عیسوی اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا جس کو انسانی حقوق کا چارٹر کہا جاتا ہے اور اس کے تحفظ کی ذمہ داری اسلامی ریاست پر عائد ہوتی ہے۔ یہ اعلان جس دور میں کیا گیا وہ مغرب میں تاریک دور تھا۔ مغربی دنیا پوری طرح انسانی حقوق کے تصور سے آشنا نہیں تھی۔

☆ انسانی حقوق نا قابل تقسیم، باہمی انحصار اور باہمی تعلق رکھتے ہیں۔ انسانی بنیادی حقوق کسی کی بخشش نہیں ہوتے بلکہ ہر انسان پیدا ہوتے ہی ان حقوق کا دعویدار بن جاتا ہے۔ انسانی بنیادی حقوق کی حیثیت ہمہ گیر ہوتی ہے۔ انسانی بنیادی حقوق کو کوئی حکومت غصب نہیں کر سکتی اور ان حقوق کا محافظ ملکی دستور ہوتا ہے۔ انسانی بنیادی حقوق کی حیثیت قانونی حقوق سے بڑھ کر ہوتی ہے اور ان کا تحفظ ملکی عدالتیں کرتی ہیں۔

☆ شہریوں کو جو حقوق دیے جاتے ہیں ان کے بدلے میں ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں جنھیں فرائض کہتے ہیں مثلاً اپنے ملک کا وفادار رہنا، قانون کی پابندی کرنا، ٹیکس ادا کرنا وغیرہ۔ حقوق و فرائض لازم و ملزوم ہیں اور فرائض ادا کیے بغیر ترقی کا خواب ادھورا رہ جاتا ہے۔ ادیان عالم کی تعلیمات میں حقوق و فرائض کو عبادت کا درجہ حاصل ہے۔ اس زمانے میں ہر ملک کے شہری کو حقوق کے ساتھ ساتھ فرائض بھی پورے کرنے ہوتے ہیں۔ فرض نبھائے بغیر حق کا مطالبہ کرنا صحیح نہیں۔

## اسلام میں انسانی حقوق کا تصور
## (Islamic Concept of Human Rights)

اسلام نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے انسانی حقوق کا اعلان کیا۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ہجرت کے دسویں سال حج فرمایا اور میدان عرفات میں جبل الرحمت کے قریب کھڑے ہو کر آخری خطبہ دیا، جسے خطبہ حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

### خطبہ حجۃ الوداع کا خلاصہ (Summary of the Sermon of Hajjatul Wida)

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم 25 ذی القعدہ 10 ہجری کو ایک لاکھ چالیس ہزار جانثاروں کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے اور 4 ذوالحج 10 ہجری کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حج ادا فرمایا اور میدان عرفات میں جبل الرحمت کے قریب کھڑے ہو کر آخری خطبہ دیا۔ آپ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے واضح کیا کہ کسی عربی کو

Web Version of PCTB Textbook

عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے اور اگر ہے تو صرف تقویٰ کی بنیاد پر۔ آپ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے اپنے خطبے میں سود جیسی انسان دشمن لعنت کو ختم کرنے کا اعلان فرمایا اور انسانی بھائی چارے پر خصوصی زور دیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کا خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کا عظیم ترین چارٹر ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع میں آپ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے فرمایا۔

☆ ''تمام کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ تمام انسان برابر اور ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ کسی کو کسی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ گورے کو کالے پر اور عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں یعنی گورا' کالا' عربی اور عجمی آپس میں برابر ہیں۔ ہر فرد کی زندگی، جائیداد اور عزت دوسرے کے لیے مقدس ہے۔''

☆ ''اے لوگو! میرے الفاظ غور سے سنو کیوں کہ یہ میں نہیں جانتا کہ اگلے سال بھی میں آپ کے درمیان ہوں گا۔ یاد رکھیے! آپ نے اپنے اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے جو آپ سے آپ کے کاموں کا حساب لے گا۔''

☆ ''اے لوگو! آپ کو اپنی بیویوں پر حق حاصل ہے اُن کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کی حفاظت میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ پر حلال ہیں۔'' عرب معاشرہ میں پہلی دفعہ خواتین کو حقوق دیے گئے اور ان کا درجہ بلند کیا گیا۔

☆ ''اپنے غلاموں کو وہی کھلاؤ اور وہی پہناؤ جو تم خود اپنے لیے کھانا اور پہننا پسند کرتے ہو۔ اگر وہ کوئی غلطی کر بیٹھیں اور آپ انھیں معاف کرنے کے لیے تیار نہ ہوں تو تب انھیں آزاد کر دیں اور ان کے ساتھ سختی سے مت پیش آئیں۔''

☆ ''اے لوگو! میرے الفاظ سن لو اور یاد رکھو کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ جب تم آپس میں بھائی بھائی ہو تو اپنے بھائی کا مال مت لو جس کو وہ خوشی سے دینا نہ چاہے۔ ناانصافی کرنے سے اپنے آپ کو روکو۔''

☆ ان تمام حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ خطبہ حجۃ الوداع عالمی انسانی حقوق کا ایک مکمل اور جامع چارٹر ہے جس میں تمام انسانوں کو برابر کر دیا گیا ہے۔ ہر قسم کی اونچ نیچ ختم کر دی گئی ہے اور غلام کو مالک کے برابر حقوق دیے گئے ہیں۔

## اسلام میں شہریوں کے حقوق (Citizen's Rights in Islam)

اسلام میں حقوق پر بڑا زور دیا گیا ہے اور اسلامی ریاست شہریوں کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ دار قرار دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے اپنی احادیث مبارکہ میں شہریوں کے حقوق کے حوالے سے بڑی واضح ہدایات فرمائی ہیں۔ انسانوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ اسلام میں داخل ہو کر فرائض ادا کریں جو اللہ تعالیٰ نے ان پر عائد کیے ہیں اور اسی طرح اپنے ساتھی انسانوں کے حقوق کا خصوصی خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے پڑوسیوں' ناداروں' بیواؤں' یتیموں' رشتہ داروں اور قرابت داروں کے حقوق کو بڑی اہمیت دی ہے۔ اگر ہر فرد ان فرائض کو ادا کرتا رہے جو اس پر دوسرے افراد کی طرف سے عائد ہوتے ہیں تو انسانی زندگی جنت کا نمونہ بن سکتی ہے۔ اسلام میں شہریوں کے حقوق کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:۔

### 1-مذہبی حقوق (Religious Rights)

اسلامی ریاست میں مذہبی آزادیاں دی جاتی ہیں۔ غیر مسلموں کو بھی اپنے اپنے مذاہب کے مطابق زندگی بسر کرنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں حکم ہے کہ (ترجمہ): ''دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے، بے شک ہدایت گمراہی سے خوب واضح ہو چکی ہے۔''

Web Version of PCTB Textbook

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 256) غیر مسلم کی عبادت پر کوئی پابندی نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔(ترجمہ): "اور جنھیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں اُنھیں بُرا مت کہو پس (ایسا نہ) کہ وہ بھی علم کے بغیر زیادتی کرتے ہوئے اللہ کو بُرا بھلا کہنے لگیں" (سورۃ الانعام، آیت نمبر 108)

## 2- معاشی حقوق (Economic Rights)

اسلامی ریاست میں شہریوں کو جائیداد بنانے اور نجی جائیداد رکھنے کا حق دیا گیا ہے۔ انسانی زندگی کی طرح انسانوں کی جائیدادوں کی حفاظت بھی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا "خبردار، آپ کی زندگیاں اور آپ کے مال ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح آج کا دن قابل احترام ہے"۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے (ترجمہ): "اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور محتاجوں کا حق ہوتا تھا۔" (سورۃ الذاریات، آیت نمبر 19)

مزدور کو اسلامی ریاست عزت دیتی ہے، تحفظ دیتی ہے اور اس کے کام کی عظمت کو تسلیم کرتی ہے۔ محنت میں عظمت کا اصول اسلام نے پوری طرح قبول کیا ہے۔ وہ سارے حقوق جو معاشی شعبے میں جدید دور میں عوام کو دیے گئے ہیں، اسلامی نظام کے تحت ان کی یقین دہانی صدیوں پہلے کرادی گئی تھی۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دو" (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 2443)

## 3- سیاسی حقوق (Political Rights)

افراد کو حق دیا گیا ہے کہ اپنی حکومت کی تشکیل میں حصہ لیں، حکومت کی خامیوں کی نشان دہی کریں اور حکومتی پالیسیوں میں خرابیوں کے خلاف اگر ضرورت سمجھیں تو احتجاج کریں۔ اسلام ظالم حکومت کے خلاف آواز اُٹھانے کا حق دیتا ہے۔ پہلے خلیفہ اسلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھانے کے بعد فرمایا۔ "اگر میں حق پر فیصلہ کروں تو میرا ساتھ دینا اور اگر میں حق پر نہ چلوں تو مجھے ہٹا دینا۔" اسلام میں جمہوریت کو رائج کیا گیا ہے۔ خلیفہ کو منتخب کرنا ایک اہم اسلامی اصول ہے۔ خلفائے راشدین نے خلافت کا منصب سنبھالا تو اس میں عوامی رائے کا واضح اظہار پہلے کیا گیا تھا۔

### i- حکومت پر تنقید کا حق (Right to Criticize the Government)

اسلام میں ہر شہری کو اپنی رائے دینے، حکومت پر تنقید کرنے اور غلط فیصلوں کے خلاف احتجاج کرنے کا حق ملا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو عوامی احتساب کے لیے پیش کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم نے خلافت کا بوجھ اس وقت قبول کیا جب امت مسلمہ کے بہت سے ارکان مسجد میں اکٹھے ہوئے اور انھیں اپنا خلیفہ چنا۔

### ii- اظہار رائے کی آزادی (Freedom of Speech)

عوام کی رائے کو اسلام میں بڑا احترام دیا گیا ہے۔ عوام کو اپنی رائے کے اظہار میں مکمل آزادی دی گئی ہے۔ ہر شہری کو تحریر و تقریر کا حق حاصل ہوتا ہے۔

### iii- مساوات (Equality)

اسلام بلا امتیاز تمام افراد سے یکساں سلوک کی ہدایت کرتا ہے۔ عجمی و عربی اور کالے و گورے کی تمیز کے بغیر مساوات کے اصول کو اپنانا ضروری ہے۔ قانون میں تمام افراد کو مساوی درجہ دیا گیا ہے۔ قانون کی نظر میں کوئی برتر یا کم تر نہیں۔ رنگ، نسل اور ذات کے فرق کو

Web Version of PCTB Textbook

اسلامی ریاست میں تسلیم نہیں کیا گیا۔مجرموں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جانا لازم ہے۔اسلامی ریاست میں مجرم کی حیثیت نہیں دیکھی جاتی بلکہ جرم کی نوعیت کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے۔

**-iv انصاف (Justice)**

اسلام میں ہر ایک شخص کو انصاف کا حق دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا حکم ہے (ترجمہ): ''اور اگر آپ فیصلہ فرمائیں تو اِن کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما دیجیے۔'' (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 42)

(ترجمہ): ''اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ کافر ہیں۔'' (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 44)

(ترجمہ): 'جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملایا یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔''
(سورۃ الانعام، آیت نمبر 82)

## 4۔شہری حقوق (Civic Rights)

چند اہم شہری حقوق ذیل میں دیے گئے ہیں:۔

**i۔ زندگی کا حق (Right to life)**

انسانی زندگی کے تحفظ کے متعلق دین اسلام نے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں (ترجمہ): ''جس نے کسی جان کو بغیر کسی جان (کے بدلہ) یا زمین میں بغیر فساد مچانے کے قتل کیا تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک جان کو بچایا تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو بچالیا'' (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 32) لیکن یہ تحفظ فسادی اور قاتل کے لیے نہیں ہے۔قاتل کو سخت ترین سزا دینے کا حکم ہے تا کہ دوسرے عبرت حاصل کریں۔اگر کسی شخص کی جان، آنکھ، کان، ناک یا کوئی عضو کسی دوسرے شخص کے ہاتھوں ضائع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔(ترجمہ): ''جان کے بدلہ جان ہوگی اور آنکھ کے بدلہ آنکھ اور ناک کے بدلہ ناک اور کان کے بدلہ کان اور دانت کے بدلہ دانت اور زخموں کا بھی بدلہ لیا جائے گا۔'' (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 45) ظالم کو صرف دنیا ہی میں سزا نہیں ملتی، وہ اگلے جہان میں بھی سزا کا مستحق قرار پاتا ہے۔اسلام تو کسی فرد کو خود اپنی جان لینے یعنی خودکشی کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔خودکشی اسلام میں حرام ہے اور حرام موت مرنے والا اگلے جہان جا کر سزا بھگتے گا۔

**ii۔ آزادی کا حق (Right to Freedom)**

اسلام غلامی کی نفی کرتا ہے اور ایک انسان پر دوسرے انسان کے تسلط کو ناپسند کرتا ہے۔کوئی فرد یا ادارہ کسی دوسرے فرد کو ریاستی قانون کی اجازت کے بغیر قید میں نہیں رکھ سکتا اور نہ قانون کی مرضی کے بغیر کوئی سزا دے سکتا ہے۔خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انسانوں کی آزادی کے حوالے سے حکمرانوں کو سخت تنبیہ کی اور کہا کہ ''ماؤں نے انھیں آزاد جنا اور تم نے انھیں غلام کیسے بنالیا؟''

**-iii خواتین کے حقوق (Women's Rights)**

اسلامی ریاست اور معاشرہ خواتین کو عزت و وقار دیتا ہے، انھیں ہر طرح تحفظ فراہم کرتا ہے۔خواتین کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنا اسلامی ریاست کا بڑا اہم فریضہ قرار پایا ہے۔اسلام نے وراثت میں عورت کا حصہ مقرر کر کے اسے معاشی و معاشرتی طور پر تحفظ فراہم کیا ہے۔

**-iv عزت کا تحفظ (Protection of Honour)**

ہر خاتون اور مرد کی عزت کا تحفظ ضروری ہے۔کوئی فرد اپنی طاقت کے بل بوتے پر کسی دوسرے فرد کی اہانت کرے، اس کے

Web Version of PCTB Textbook

عقائد کا مذاق اڑائے یا کسی عورت کی عزت و آبرو کو داغ دار کرے تو وہ سخت سزا پانے کا حق دار ہے۔ اسلام ہر فرد کو عزت و توقیر دیتا ہے۔ اسلام بہتان تراشی اور غیبت کرنے سے سخت منع کرتا ہے۔ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائی کو اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، (ترجمہ): ''اے ایمان والو! مَردوں کا کوئی گروہ دوسرے مَردوں کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے وہ لوگ اُن (مذاق اُڑانے والوں) سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ممکن ہے کہ وہ اِن (مذاق اڑانے والیوں) سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو اور ایک دوسرے کو بُرے القاب کے ساتھ نہ پکارو ایمان کے بعد فسق بہت بُرا نام ہے اور جو لوگ (اس روش سے) توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔'' (سورۃ الحجرات، آیت نمبر 11)

### v- خاندان کا حق (Family Right)

ہر شخص کو اپنا گھر بسانے، نکاح کرنے اور اولاد کی خواہش کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ نکاح سنت حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہے۔ قرآن پاک اور احادیث میں خاوند اور بیوی کے باہمی حقوق کا ذکر موجود ہے۔ نکاح، طلاق، خلع اور آبائی وراثت کے بارے میں قوانین بنا کر خاندان کے ادارے کو مضبوط اور بنیادی بنایا گیا ہے۔ ماں باپ کا احترام اور بچوں سے شفقت کی تلقین کی گئی ہے۔ ماں جیسی بھی ہو اولاد کو اس کے پاؤں تلے جنت تلاش کرنے کو کہا گیا ہے۔

## اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا عالمی منشور (1948ء)
## United Nations Universal Declaration of Human Rights (1948)

اقوام متحدہ کی کوششوں سے فروری 1946ء میں انسانی حقوق کا کمیشن بنا جس کے ذمے یہ کام لگایا گیا کہ انسانی حقوق کا مسودہ تیار کر کے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سامنے پیش کرے۔ کمیشن کے سامنے ایک بہت ہی کٹھن کام تھا کیونکہ اقوام متحدہ کے اس وقت کے 58 رکن ممالک میں مذہبی روایات، سیاسی نظریات، قانونی نظاموں، اقتصادی، سماجی اور ثقافتی طریقوں میں بڑے اختلافات موجود تھے۔ ایسے مسودہ کی تیاری جو سب کے لیے قابل قبول ہو، واقعی مشکل کام تھا۔

انسانی حقوق کے کمیشن نے مسودہ تیار کر کے جنرل اسمبلی کے سامنے منظوری کے لیے پیش کر دیا۔ جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948ء کو اسے منظور کیا۔ مسودہ کی منظوری سے انسان کی عزت و وقار میں بے حد اضافہ ہوا، اس لیے اقوام متحدہ ہر سال 10 دسمبر کو عالمی منشور کی سالگرہ مناتی ہے۔

انسانی حقوق کے عالمی منشور کے اہم نِکات مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔ سب انسان آزاد پیدا ہوئے ہیں اور حقوق و عزت کے لحاظ سے برابر ہیں اس لیے انھیں ایک دوسرے سے بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیے۔

2۔ ہر شخص بلا امتیاز رنگ، نسل، زبان، مذہب، عقیدہ اور ملک کے برابر ہے اور وہ برابر کی آزادیوں اور حقوق کا مستحق ہے۔ نیز اس کے ساتھ بین الاقوامی حیثیت کی بنیاد پر برابری کا سلوک کیا جائے گا۔

3۔ ہر شخص کو اپنی جان، آزادی اور ذاتی دفاع کا حق حاصل ہے۔

4۔ کسی بھی شخص کو غلام بنا کر نہیں رکھا جا سکتا۔ غلاموں کی خرید و فروخت ہر شکل و صورت میں ممنوع ہے۔

5۔ کسی بھی فرد سے ظالمانہ، انسانیت سوز اور ذلت آمیز برتاؤ کیا جائے گا نہ ہی جسمانی ایذا کی سزا دی جائے گی۔

6۔ ہر فرد کو ہر جگہ اس کی شخصیت کو قانوناً تسلیم کیے جانے کا حق حاصل ہے۔

7۔ تمام افراد قانون کی رو سے برابر ہیں اور ہر ایک کو یکساں قانونی دفاع کا حق حاصل ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کا منظر

8۔ ہر فرد کو دستور یا قانون میں حاصل بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف بااختیار قومی عدالتوں سے موثر انصاف حاصل کرنے کا حق ہے۔

9۔ کسی بھی فرد کو حاکم کی مرضی پر گرفتار، نظر بند یا جلاوطن نہیں کیا جا سکتا۔

10۔ ہر فرد کو یہ حق حاصل ہے کہ اس پر عائد الزام کے بارے میں مقدمے کی سماعت آزاد اور غیر جانبدار عدالت کے کھلے اجلاس میں ہو۔

11۔ ہر فرد کو اس کی نجی زندگی، خاندان، گھر بار اور خط کتابت میں عدم مداخلت کا حق حاصل ہے اسی طرح اس کی عزت اور نیک نامی پر حملہ بھی ممنوع ہے۔ اس صورت میں اسے قانون کے ذریعے سے دفاع کا حق حاصل ہے۔

12۔ ہر فرد کو اس کے ملک میں یا بیرون ملک آمدورفت یا سکونت اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔

13۔ ہر فرد اس وقت تک بے قصور سمجھا جائے گا جب تک عدالت سے مجرم ثابت نہیں ہوتا۔

14۔ ہر فرد کو اذیت سے بچنے کے لیے دوسرے ملک میں پناہ کا حق ہے۔ پناہ ملنے کی صورت میں اس ملک کی تمام سہولتوں کا بھی حق دار ہوتا ہے۔

15۔ ہر فرد کو قومیت کا حق حاصل ہے۔

16۔ بالغ مرد اور عورت کو نسل، قومیت یا مذہب کی پابندی کے بغیر شادی کرنے اور گھر آباد کرنے کا حق ہے۔

17۔ ہر فرد کو تنہا یا دوسروں سے مل کر جائیداد بنانے اور رکھنے کا حق حاصل ہے۔

18۔ ہر فرد کو فکر، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا پورا حق حاصل ہے۔

19۔ ہر فرد کو رائے رکھنے اور اس کے اظہار کی آزادی کا پورا حق حاصل ہے۔

20۔ ہر فرد کو جماعت بنانے یا جماعت میں شامل ہونے کا آزادانہ حق حاصل ہے۔

21۔ ہر فرد کو اپنی حکومت میں بلاواسطہ یا بالواسطہ آزادانہ حصہ لینے کا حق حاصل ہے۔

22۔ ہر فرد کو روزگار یا آزادانہ کاروبار کرنے اور اس کے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

23۔ ہر فرد کو اپنے بیوی بچوں کی تن درستی، فلاح اور ترقی کے لیے زندگی کے مناسب معیار کا حق حاصل ہے۔

24۔ ہر فرد کو تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔

25۔ ہر فرد کو قوم کی ثقافتی زندگی میں حصہ لینے نیز ادب اور سائنس کی ترقی سے مستفید ہونے کا حق حاصل ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

## پاکستان کے آئین کے تحت دیے گئے حقوق اور اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کا موازنہ

## (Comparison of the Rights Granted under the Constitution of Pakistan and the Human Rights of the United Nations)

- پاکستان میں ہر شہری کو زندگی کا حق دیا گیا ہے اور اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر میں بھی یہ حق ہر شہری کو حاصل ہے۔
- پاکستان میں کسی شہری کو بغیر وجوہات بتائے گرفتار نہیں کیا جا سکتا گرفتاری کی صورت میں 24 گھنٹے کے اندر کسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کرنا ضروری ہے یہ شق اقوامِ متحدہ کے چارٹر میں بھی شامل ہے۔

- پاکستان میں ہر شہری بلا امتیاز مذہب، رنگ، نسل اور جنس کے قانون کی نظر میں برابر ہے اور معاشرتی طور پر ایک جیسا مقام رکھتا ہے جب کہ اقوام متحدہ کے چارٹر میں بھی ہر شخص بلا امتیاز رنگ ،نسل، زبان، مذہب، عقیدہ اور ملک کے برابر ہے اور اس کو برابر حقوق حاصل ہیں اور اس کی بین الاقوامی طور پر برابر حیثیت تسلیم کی گئی ہے۔
- پاکستان میں ہر شہری کو انجمن یا یونین (جماعت) بنانے کا حق حاصل ہے۔ جب کہ اقوام متحدہ کے چارٹر میں بھی جماعت بنانے یا اس میں شامل ہونے کا حق ہر فرد کو حاصل ہے۔
- پاکستان میں ہر شہری کو تجارت، کاروبار یا کوئی پیشہ اپنانے کی مکمل اجازت ہے۔ جب کہ اقوام متحدہ کے چارٹر میں ہر فرد کو روزگار یا آزادانہ کاروبار کرنے کا اور اس کے تحفظ کا حق حاصل ہے۔
- پاکستان میں ہر شہری کو بلا امتیاز ملازمت کی آزادی کا حق حاصل ہے اور جائیداد رکھنے کا بھی حق ہے جب کہ اقوام متحدہ کے چارٹر میں بھی ہر شخص کو جائیداد رکھنے کا حق حاصل ہے۔
- پاکستان میں ہر شہری کو اس کی زبان و ثقافت کے تحفظ کا حق حاصل ہے جب کہ اقوام متحدہ کے چارٹر میں بھی ہر فرد کو اس کی قومی و ثقافتی زندگی میں حصہ لینے نیز ادب اور سائنس کی ترقی سے مستفید ہونے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

## پاکستان میں انسانی بنیادی حقوق کی نوعیت
## (Nature of Basic Human Rights in Pakistan)

- پاکستان کے آئین میں شہریوں کو متعدد بنیادی حقوق دیے گئے ہیں اور حکومت پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں کہ وہ حقوق سلب کر سکے نہ کوئی ایسا قانون بنا سکے جس سے بنیادی حقوق سلب ہوتے ہوں۔ پاکستان میں شہریوں کو ملنے والے حقوق میں تقریر کی آزادی، خیالات کی آزادی، اطلاعات کی آزادی، جماعت سازی کی آزادی، نقل و حرکت کی آزادی، پُرامن اجتماع کی آزادی، جائیداد رکھنے کی آزادی اور ملازمت یا کاروبار کرنے کی آزادی کے حقوق شامل ہیں۔
- پاکستان میں ان حقوق کے تحفظ کے لیے اختیارات کی علیحدگی کا اصول اپنایا گیا اور آزاد عدلیہ قائم کی گئی۔ آئین میں بہت سے حقوق دیے گئے اور انسانی حقوق کا کمیشن قائم کیا گیا۔
- انسانی بنیادی حقوق اور جمہوریت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ پاکستان میں جمہوریت کی ترقی کے لیے انتخابات کا آزادانہ اور شفاف ہونا ضروری ہے۔
- پاکستان میں تمام مذہبی اقلیتوں کو اپنے اپنے مذاہب کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی حاصل ہے۔ وہ اپنے تہوار اپنے عقیدے اور رسومات کے مطابق مناتی ہیں۔

## قومی اور بین الاقوامی سطح پر انسانی حقوق
## (Human Rights at National and International Level)

- قومی سطح پر انسانی حقوق کا مطلب ہے وہ معاشرتی اور سیاسی سہولیات جو ایک ریاست اپنے شہریوں کو مہیا کرتی ہے تاکہ وہ بہتر زندگی گزار سکیں۔ حقوق شہریوں کے وہ دعوے ہوتے ہیں جو اپنی ریاست سے کرتے ہیں اور اِن مطالبات کو ریاست تسلیم کرتی ہے اور لاگو بھی کرتی ہے یہ انسانی حقوق کہلاتے ہیں مثلاً معاشرتی حقوق، معاشی حقوق اور سیاسی حقوق وغیرہ۔

Web Version of PCTB Textbook

- ہر ملک اپنے شہریوں کو بہتر زندگی گزارنے کے لیے معاشرتی حقوق دیتا ہے جن میں حقِ زندگی، حقِ رہائش، حقِ جائیداد، حقِ خاندان، حقِ ملازمت، حقِ مذہب اور حقِ تحریر و تقریر وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح ہر شہری کو سیاسی حقوق مثلاً حقِ رائے دہی، حقِ نمائندگی، حقِ منصب، حقِ تنقید اور جماعت سازی کے حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

- ہر ملک اپنے شہریوں کو حقوق مہیا کرنے کے لیے آئین میں ضمانت دیتا ہے اور تحریری آئین لاگو کرتا ہے اور آزاد عدلیہ قائم کرتا ہے تاکہ کوئی فرد یا ادارہ شہریوں کے حقوق کو سلب نہ کر سکے۔
- بین الاقوامی سطح پر انسانی حقوق کا سلسلہ 1945ء سے جاری ہے جس کا مقصد انسانی حقوق کا تحفظ کرنا اور اس کے لیے قانونی ڈھانچا تیار کرنا ہے جس سے کوئی ملک یا ریاست انسانی حقوق کو سلب نہ کر سکے۔ مزید یہ کہ مقامی اور علاقائی سطح پر بھی انسانی حقوق کا تحفظ کیا جا سکے۔
- دنیا میں بہت سے ممالک نے اپنے اپنے دساتیر میں انسانی حقوق اپنا رکھے ہیں۔ جن میں بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر وقتاً فوقتاً معاہدات، رسمی قوانین، اعلانات، اصول و ضوابط طے کیے جاتے ہیں جن میں انسانی حقوق کو تحفظ دیا جاتا ہے۔ جو بین الاقوامی اور قومی سطح پر انسانی حقوق کے احترام میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔
- بین الاقوامی سطح پر مختلف معاہدات کا حصہ بننے سے ریاستوں پر فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ انسانی حقوق کا تحفظ کریں اور مقامی طور پر آئین بنائیں یا قوانین اخذ کریں تاکہ کوئی فرد یا ادارہ کسی کے انسانی حقوق سلب نہ کر سکے اور شہری اپنے حقوق سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

## سوالات

**1- ذیل میں دیے گئے چار جوابات میں سے درست پر (✓) کا نشان لگائیں:**

i- حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خطبہ حجۃ الوداع دیا۔

(الف) 9 ہجری میں (ب) 10 ہجری میں (ج) 11 ہجری میں (د) 12 ہجری میں

ii- برطانیہ میں میگنا کارٹا دستاویز پر بادشاہ نے دستخط کیے:

(الف) 1015ء میں (ب) 1115ء میں (ج) 1215ء میں (د) 1315ء میں

iii- ترجمہ: ''دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے'' قرآن مجید کی جس سورۃ میں ہے:

(الف) سورۃ البقرۃ (ب) سورۃ آل عمران (ج) سورۃ النساء (د) سورۃ المائدہ

iv- شہریوں کو جائیداد بنانے اور نجی جائیداد رکھنے کا حق جس زمرے میں آتا ہے:

(الف) معاشرتی (ب) معاشی (ج) مذہبی (د) ثقافتی

v- ''اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ کافر ہیں'' جس سورۃ میں ہے:

(الف) سورۃ البقرۃ (ب) سورۃ الفاتحہ (ج) سورۃ النساء (د) سورۃ المائدہ

vi- سیاسی حقوق کے زمرے میں آتا ہے:

(الف) ووٹ کا حق (ب) مذہبی آزادی (ج) پیشہ اختیار کرنا (د) تعلیم حاصل کرنا

Web Version of PCTB Textbook

vii- ہر سال جس تاریخ کو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور کی سالگرہ منائی جاتی ہے:

(الف) یکم دسمبر (ب) 5 دسمبر (ج) 8 دسمبر (د) 10 دسمبر

viii- گرفتاری کی صورت میں شہری کو مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا جاتا ہے:

(الف) 20 گھنٹے میں (ب) 22 گھنٹے میں (ج) 24 گھنٹے میں (د) 26 گھنٹے میں

ix- اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کا عالمی منشور منظور کیا گیا:

(الف) 1946ء (ب) 1947ء (ج) 1948ء (د) 1949ء

x- "ماؤں نے انھیں آزاد جنا اور تم نے انھیں غلام کیسے بنا لیا؟" قول ہے:

(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا (ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا (د) حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم کا

**2- مختصر جواب دیں۔**

i- اسلامی انسانی حقوق کیا ہیں؟

ii- حقوق کی تعریف لکھیں۔

iii- معاشی حقوق سے کیا مراد ہے؟

iv- انسانی حقوق کے عالمی منشور کو کب اور کس نے منظور کیا؟

v- شہریوں کے کوئی سے دو سیاسی حقوق لکھیں۔

vi- فرائض کی تعریف بیان کریں۔

vii- معاشی حقوق کے سلسلے میں کوئی قرآنی آیت یا اس کا ترجمہ پیش کریں۔

viii- کوئی سے دو معاشرتی حقوق بیان کریں۔

**3- تفصیل سے جواب دیں۔**

i انسانی حقوق کا تصور بیان کریں۔

ii- اسلام نے شہریوں کو کون کون سے حقوق دیے ہیں، بیان کریں۔

iii- اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے انسانی حقوق کے منشور 1948ء کی وضاحت کریں۔

iv- پاکستان میں انسانی بنیادی حقوق کی نوعیت بیان کریں۔

v- پاکستان کے آئین کے تحت دیے گئے حقوق اور اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کا موازنہ کریں۔

## سرگرمیاں

i- انسانی حقوق کے عالمی منشور کے عنوان سے طلبہ میں ایک تقریری مقابلے کا اہتمام کریں۔

ii- قومی اور بین الاقوامی سطح پر انسانی حقوق کی حالت پر ایک مباحثے کا اہتمام کریں۔

Web Version of PCTB Textbook